۷۸۶
۹۲
بفیض کرم : تاجدار اہلسنت شہزادۂ اعلیٰحضرت
حضور مفتی اعظم محمد مصطفے رضا نوری قادری برکاتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
فتاویٰ نورانی
اور
ٹی وی اسٹار نعت خوانوں کی
نعت خوانی
باہتمام : پیر طریقت ناشرِ مسلک اعلیٰحضرت خلیفہ حضور مفتی اعظم
حضرت مولانا حافظ قاری الحاج سید سراج اظہر صاحب قبلہ قادری رضوی نوری برکاتی
منجانب : انجمن برکات رضا سید ابوالہاشم اسٹریٹ پھول گلی ممبئی ۳

حرف آغاز

پیر طریقت ناشر مسلک اعلیٰحضرت، ضیغم رضویت، خلیفۂ حضور مفتی اعظم ہند، حضرت سراج ملت علامہ الحاج الشاہ سید سراج اظہر صاحب قادری رضوی برکاتی نوری بانی رضوی نوری دار الافتاء و القضاء و دار العلوم فیضان مفتی اعظم، خطیب و امام رضا جامع مسجد پھول گلی، سید ابوالہاشم اسٹریٹ، بھنڈی بازار ممبئی ۳

ادب گاہیست زیر آسماں از عرش نازک تر
نفس گم کردہ می آید جنید و بایزید ایں جا

نعت شریف سیدنا نبی الحرمین، امام القبلتین، رحمۃ للعلمین، نوشہ بزم کائنات کی بالنظم اور بالنثر دونوں طرح سے کہی گئی اور کہی جاتی ہے نعت مقدس کی بزم نوری سب سے پہلے خالق کونین نے سجا کر انبیائے کرام کو اپنے محبوب کی تعریف و توصیف سنائی اور عالم ارواح و میثاق میں ان کی اطاعت کا وعدہ لیا۔ جس بزم اعلیٰ کی کیفیت کو بیان کرنے سے زبان قاصر ہے اور عالم بالا کے تذکرۂ جمیل کی ہیئت کسی تفصیل کے ساتھ قلمبند کرنے کی کسی میں صلاحیت ہی کب ہے۔ غواص بحر عشق و عرفان، عارف باللہ بفیضان سیدنا محبوب الٰہی وسیدنا خواجۂ خواجگان ملک الشعراء طوطیٔ ہند، حضرت امیر خسرو علیہم الرحمۃ والرضوان عالم کیف و مستی میں اس طرح رقمطراز ہیں۔

خدا خود میر مجلس بود اندر لامکاں خسرو
محمد شمع محفل بود شب جائیکہ من بودم

غرضیکہ سلسلۂ نعت مقدس انبیائے کرام کے عہد پاک سے لیکر صحابۂ کرام تابعین و تبع تابعین اولیاء کرام علماء عظام شعراء ذوی الفہام جاری و ساری ہے اور قیامت تک عشاق مستفیض ہوتے رہیں گے۔ مگر رونا اس بات کا ہے کہ صحابہ سے لیکر ابتک جو نعتیں نظم میں کہی گئیں ایک سے ایک طوطیان فردوس مدینہ کا ذکر کتابوں میں اور مداح واصف کی خوشنوائی کا تذکرہ صفحات تاریخ پر درخشندہ ستاروں کی طرح چمک دمک رہے ہیں مگر ان میں یہ نہیں ملتا کہ محفل نعت کے تقدس کو کسی برے افعال سے پامال کیا گیا ہو۔ سرور و کیف و مستی کا تو یہ عالم ہوتا رہا ہے کہ بند ہائے نعت سن کر لوگ بیخود اور بیہوش ہو جایا کرتے اہل دل اس عاشق کو قابو میں لانے کے لئے آہستہ آہستہ شفقت و مہربانی کا ہاتھ سر پر، چہرہ پر

رکھ کر آنکھیں کھلواتے ۔مگر آج کیا ہو رہا ہے نعت خوانی کی محفلیں سجائی جاتی ہیں ایسے نعت خوان خوش گلو کو مدعو کیا جاتا ہے ۔جو طرح طرح سے اپنی آواز نکال کر طرز و انداز کو نئی زندگی دیتے اور آوارہ ذہن وفکر کی پرورش کے لئے ٹی وی، ویڈیوگرافی، رقص وسرور، بازگشت طوفانی ساؤنڈ، مضحکہ خیز مناظر مہمل وغیر موضوع موقعہ پر بھی سبحان اللہ یا جملۂ نازیبا باعث لحن طویل واہ واہ کے شور شرابے، قدم قدم پر تصویر کشی کا استعمال کرتے ہیں۔العیاذ باللہ

کس قدر افسوس کی بات ہے نعت مقدس کہنے یا لکھنے یا پڑھنے کا حق ہر کسی کو شرع نے نہیں دیا نااہل کب اور کہاں کس حال میں پھیکا جائیں انہیں خبر بھی نہ ہوگی وہ سب نااہل ہیں جو بے علم بدعمل، فاسق وفاجر، شرابی، بے نمازی وغیرہ ہیں

امام عشق ومحبت اعلیٰحضرت مجدد دین وملت امام احمد رضا فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان کا عشق اور عروس فکر کا عروج ملاحظہ کریں۔

طوبیٰ میں جو سب سے اونچی نازک سیدھی نکلی شاخ
مانگوں نعت نبی لکھنے کو روح قدس سے ایسی شاخ

قرآنی وعرفانی نعت ہائے مقدس رخ زیبا کے حسن کی قسم ہو یا زلف عنبری کی مشک بو کی یا قد زیبا، لباس، عبادت، چلنے، بیٹھنے، لیٹنے، سونے کی ادائیں یا پھر بحیثیت ختم الرسل، محبوب خدا ہونے کی رفعت یا عالم ماکان وما یکون ہونے یا سیر لامکانی کرنے وغیرہ کے مراتب ومنازل۔یا قرب دنیٰ کا حال یا دیگر معجزات بینات کی تعریف وتوصیف کے پیش نظر، اپنی شان جلالت علمی میں لب کشا ہیں

بزم ثنائے زلف میں میری عروس فکر کو
ساری بہار ہشت خلد چھوٹا سا عطر دان ہے

نبی کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آداب وتکریم، توقیر وتعظیم جس قدر فرض ہے اسی طرح آپ کے حضور نعت مقدس کے ہدیے پیش کرنے میں ادب ملحوظ خاطر لازم ہے فرماتے ہیں

بہ ادب جھکالو سر ولا کہ میں نام لوں گل وباغ کا
گل تر محمد مصطفےٰ چمن ان کا پاک دیار ہے

محفل میلاد شریف اور بزم نعت خوانی کا تقدس بحال رکھتے ہوئے اعلیٰحضرت عظیم

البرکت مجدد اعظم دین وملت امام عشق ومحبت سیدنا امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان نے جو تعلیم عطا فرمائی۔ آج تو لوگ اسے بھلا کر اس کو پراگندہ اور ناپسندیدہ کرنے میں لگے ہیں نہ تو اپنی نااہلیت پر نظر ہے نہ قوم کے ذہن پراگندہ ہوجانے کا خیال ہمارے شہر ممبئی میں بھی بہت سارے مولوی سنیت ورضویت کا دم بھرتے ہیں اپنے کو اعلیحضرت کا شیدا بتاتے ہیں مگر اس طرح کی محفلیں جس میں پاکستانی ناچ ورقص اور صدائے بازگشت مائک پر مزامیری مترنم اتار چڑھاؤ آواز نکلنے والے اسباب، ویڈیوگرافی اور تصویر کشی کا انتظام اور گویئے کی سہولت برسر اسٹیج جو متقاضی ہیں اس کے سجانے بسانے میں لگے رہتے ہیں اور نعت خوانی کی مجلس کے نام پر رقم کثیر اکھٹا کرتے ہیں۔ اسٹیج پر ٹھاٹ سے بیٹھ کر ہنس ہنس کر داد وتحسین دیتے اور اپنے جبہ ودستار میں ملبوس ہوکر تصویر کشی کراتے ہیں۔ پھر اخباروں بازاروں میں بالعکس آنے کو پسند کرتے ہیں کیا اعلیحضرت نے اسی مجلس کو سجا کر نعت پاک پڑھی پڑھائی ہے؟ کیا اعلیحضرت نے اور دیگر محتاط عشاق علماء نے فاسق وفاجر اور اسطرح کے گویئے سے نعت سننے کو منع نہیں فرمایا؟ کیا اعلیحضرت نے مذکورہ واہیات وخرافات ہونے والے اسٹیج کو ممبر رسول کہا ہے؟ کیا ایسے اسٹیج پر جس کو آپ ممبر رسول کہتے اور چھاپتے ہیں حضور کی تجلیات کا مظہر ہے؟ ہم آپ سے از رہے ہمدردی پھر ان باتوں پر وسیع النظری سے کام لینے اور اعلیحضرت کے عشق وعمل سے درس لے کر اپنی عاقبت سنوارنے کی دعوت فکر دیتے ہیں۔ سوچیئے، فکر کیجئے اور بد مذہبوں کو کوئی ایسا مواد نہ دیجئے جس سے آپ کی سنیت مجروح اور مسلک اعلیحضرت داغدار ہو۔ شہزادۂ مفسر اعظم نواسۂ حضور مفتی اعظم نبیرۂ مجدد اعظم تاج الشریعہ حضرت علامہ مفتی اختر رضا خاں صاحب ازہری میاں قبلہ بریلوی اور حضور شہزادۂ سید العلماء نور دیدۂ غوث الوریٰ حضرت علامہ الحاج شاہ سید آل رسول حسنین میاں صاحب برکاتی نظمی مارہروی سجادہ نشین ومتولی درگاہ عالیہ برکاتیہ نوریہ امیریہ مارہرہ شریف کے فتاوے پڑھیں پھر غور کریں کہ آپ کا کام کہاں تک حد جواز کو پہنچتا ہے۔ اور مقام محفل نعت خوانی کیا ہے پھر اس بزم نور کی حقیقی عرفانی عکاسی امام عشق ومحبت کی زبانی سن کر سنبھلنے کی سعی کریں اعلیحضرت نے محفل میلاد پاک کو کس طرح سجایا اور شمع بزم محبت کو آنکھوں میں کیسے بسایا اور محفل کا احترام کس طرح ملحوظ خاطر رکھا۔ اور محفل میلاد پر سرور وکیف کا اظہار کس طرح کیا گویا محفل محبوب خدا کو چراغاں فرما کر، عالم عشق و

استغراق سے باعتبار نسبت چراغ محفل میلاد کی لو سے اٹھنے والے دھواں سے مخاطب ہو کر اپنے دل کو اس پر قربان ہونا بتاتے ہیں اور خیال زلف مشکیں کے حسن سے مجروح قلب اور فراق میں تصور زلف عنبریں کا وصال کس طرح وجد آفریں نعت پاک بر تضمین اشعار حضرت حافظ شیرازی فرماتے ہیں کہ

دلم قربانم اے دود چراغ محفل مولود
زتاب جعد مشکینت چہ خوں افتاد دردلہا

اور محفل نعت خوانی کی لذتوں سے مستفیض ہو کر اور اس بحر معرفت عشق بیکنار میں مستغرق ہو کر اس کی فرحت و وجد کا حال دل میں پنہاں رکھتے ہوئے اس نا اہل معرفت سے مخاطب ہیں جو اس کے ساحل اور خشکی و کنارے رہکر مواج سمندر اور اتھاہ ساگر میں غواص موتی و جواہر کا حال معلوم کیا چاہتے ہیں کہ یہ کیف ولذت کی حالت کیا جانیں۔ فرماتے ہیں

غریق بحر عشق احمدیم از فرحت مولد
کجا دانند حال ماسبکساران ساحلہا

اعلیحضرت کی منعقد کردہ محفل نور میں عبقری شخصیتیں ذی شان وقت کے مشاہیر علماء ، مزارات اولیاء کے سجادگان اور شعراء باکمال اور باطنی قوتوں کے حامل پوشیدہ حال فقراء شب زندہ دار عشاق شریک ہو کر اس کی ضیاء پاشیوں سے فیضیاب ہوتے اور شراب طہور و محبت کے جرعات جام سے سرشار ہوا کرتے محفل پاک کے آداب و احترام اس طرح ملحوظ خاطر و نظر ہوتے کہ جلوۂ زیبا دیکھ کر بھی حد سے تجاوز کی مجال نہ ہوتی گرچہ نقشہ نظر یہ ہوتا کہ

پیش نظر وہ نو بہار سجدے کو دل ہے بیقرار
روکئے سر کو روکئے ہاں یہی امتحان ہے

مگر اس تقدس کو پامال کرنے میں کچھ پاکستانی گویئے اور کچھ سنیت کے جھوٹے ٹھیکیداروں کا کیسا گندہ کردار ہے وہ اظہر من الشمس ہے آیئے آخری میں اس بزم انوار کا بھی تذکرہ کردیں جس میں خود شہنشاہ کون و مکاں نوشۂ بزم پیغمبراں محبوب کبریا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بنفس نفیس جلوہ گر ہوتے اور اس مہر تاباں کے گرداگرد صحابۂ کرام نجم درخشاں مؤدب بیٹھے ہوئے ہوتے اور سیدنا حضرت حسان بن ثابت حضور کے روبرو

کھڑے ہوکر نعت پڑھا کرتے بلکہ آپ اپنی نعت سنانے کے واسطے اپنی ردائے کریم بچھادیتے جس پر کھڑے ہوکر فخر موجودات سید انس و جاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سیرت وصورت، رفعت و رسالت، نبوت و ندرت، سطوت وصورت، حسن و جمال، معجزات وفضائل محاسن وشمائل وخصائل بالنظم اس انداز میں پڑھتے کہ رحمت عالم کے رخ زیبا پر خوشی برستے پھول وآثار کودیکھ کر صحابۂ کرام اپنی بیحد شادمانی کا اظہار کرتے حتیٰ کہ جبریل امین بلبل سدرہ بھی شریک بزم ہوکر داد وتحسین دیا کرتے ایدہ بروح القدس کی اور نعت مقدس کی نغمہ ریزیاں باب اجابت پر پہونچ کر حضرت حسان ابن ثابت کے مقام کو سرفرازی بخشتی۔ مگر افسوس اور صد افسوس کہ آج اس محفل کا مظاہرہ عوام میں جو پیش کیا جارہا ہے اور لوگوں کے دلوں سے محفل نعت خوانی کی عظمت اور احترام کو پامال کرنے میں جو لوگ لگے ہیں وہ خدا اور محبوب خدا کو کیا جواب دیں گے وہ خود سوچیں اور غور سے سمجھیں اللہ تعالیٰ ہدایت کی توفیق عطاء کرے میں نے یہ چند سطور لکھ کر ذہن وفکر کو اس طرف متوجہ کرنے کی سعی کی ہے جو فتاوے اس کتاب مختصر میں درج ہیں اور اپنے کیے پر نادم ہوجائیں اور آئندہ اس طرح کے حرکات قبیحات سے باز آجائیں جو شخص ان فتاویٰ کی حیثیت کو مسترد کردے یا اس کو ہلکا سمجھے وہ عندالشرع کیسا ہے اسے چاہئے کہ اس نتائج پر ٹھنڈے دل سے علم کی روشنی میں سنیت و رضویت کے وقار کو ملحوظ رکھتے ہوئے غور کرے۔ فقط وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلیقہ محمد والہ وصحبہ اجمعین

گدائے کوئے رضا

سید محمد سراج اظہر قادری برکاتی رضوی نوری

رضا جامع مسجد، سید ابوالہاشم اسٹریٹ، پھول گلی ۳

مورخہ ۱۸/مارچ ۲۰۰۶ء بمطابق ۱۷/صفرالمظفر ۱۴۲۷ء

از قلم فتویٰ: شہزادۂ مفسر اعظم، نواسۂ حضور مفتی اعظم، نبیرۂ سیدنا مجدد اعظم، اختر برج سعادت، آبروئے اہلسنت، تاج الشریعت، جانشین حضور مفتی اعظم
حضرت علامہ مفتی اختر رضا خاں صاحب ازہری میاں قبلہ بریلوی دامت برکاتہم العالیہ
ودگر مفتیان عظام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

آج کل ایک مخصوص قسم کے ذکر کا رواج عام ہو رہا ہے جس میں حلق سے ایک مخصوص آواز جو مشابہ دف ہے صاف سنی جاتی ہے بلکہ بیان کرنے والوں نے یہ بات بھی بیان کیا ہے کہ مائک کو دونوں ہونٹوں کے درمیان یا بالکل قریب کر کے اس طرح ذکر کرتے ہیں کہ مزامیر کے مثل آواز پیدا ہوتی ہے بارہا کیسٹ سنے گئے اور دف جیسی آواز صاف سنائی دی بلکہ بعض مروجہ طریقوں میں یہ صاف آشکار ہے کہ محض ایک آواز مشابہ دف مسموع ہوتی ہے اور اسم جلالت ادا نہیں ہوتا اس پر یہ مستزاد ہے کہ چھن چھن یا اس کے مشابہ کچھ آوازیں صاف سنائی دیتی ہے ان امور سے صاف ظاہر کہ یہ لوگ بتکلف ایسی آوازیں جو مشابہ ساز ومماثل دف ہوں نکالتے ہیں کسی مباح شعر میں ان آوازوں کی اجازت نہیں ہوسکتی کہ مزامیر شرعاً ممنوع ہیں اور اس طرح کی وہ آوازیں جو مشابہ مزامیر ہوں ان کا بھی وہی حکم ہے۔

میرے سابقہ فتوے میں اس امر کی قدرے تفصیل ہے جو اس مضمون سے منسلک ہے اعلیحضرت عظیم البرکت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فتاوے سے دف بے جلاجل کی اجازت مطلقہ مفہوم نہیں ہوتی بلکہ بہت جگہ پر اسے مختلف قیود وشروط سے مقید ومشروط فرمایا اسی عبارت کو لیجئے جو ایک فتویٰ میں نقل کی گئی (مسمع بالکسر یعنی آلہ سماع مزامیر نہ ہو اگر ہوں تو صرف دف بے جلاجل جو ہیات تطرب پر نہ بجایا جائے) یہ عبارت بحمدہٖ تعالیٰ ہماری موید ہے کہ ہم نے اپنے سابقہ فتوے میں کہا۔ اگر یہ قصداً ہے تو یہ تلہی ہے جو مطلقاً حرام ہے اور اگر ایسی آواز منہ سے بلا قصد نکلتی ہے تو وہ صورت لہو کے مشابہ ہے لہٰذا اس سے بھی گریز چاہئے خصوصاً ذکر ونعت میں اس بات کا لحاظ ضروری ہے کہ قصد لہو اور صورت لہو دونوں سے پرہیز کیا جائے اس لیے ارشاد فرمایا کہ ہیات تطرب پر الخ اور ہیات صورت کے مترادف ہے اور تطرب سے مراد تلہی ہے تو مطلب یہ ہوا کہ صورت تلہی پر نہ بجایا

جائے اور اس عبارت میں بظاہر سورت تلہی کی ممانعت فرمائی اور اس سے بدرجۂ اولیٰ
قصد تلہی کی ممانعت مفہوم ہوئی اور اس طرح یہ ارشاد اقدس ہمارے دعوے کا موید ہے
پھر اس قدر عبارت جو اس فتوے میں منقول ہوئی بہت مجمل ہے ناقل عبارت کو یا کسی کو یہ
وہم نہ ہو کہ یہی شرط بس ہے بلکہ فتاویٰ رضویہ کے اسی چوبیسویں حصہ میں اسی فتویٰ کے
دس صفحے بعد جہاں سے یہ مجمل عبارت اٹھائی گئی اعلیحضرت ارشاد فرماتے ہیں شادی میں
دف کی اجازت ہے مگر تین شرط سے (۱) ہیات تطرب پر نہ بجایا جائے یعنی رعایت قواعد
موسیقی نہ ہو ایک یہی شرط اس مروج کے منع کو بس ہے کہ ضرور تال سم پر بجاتے ہیں (۲)
بجانے والے مرد نہ ہوں کہ ان کو مطلقاً مکروہ ہے (۳) عزت دار بیبیاں نہ ہوں۔ یہاں
سے چند امور واضح ہوئے (۱) دف بے جلاجل کی اجازت مشروط محض شادی میں ہے حمد
ونعت ومنقبت میں نہیں (۲) ہیات تطرب جو وہاں مجمل ارشاد ہوا اس کی تفسیر یہ فرمائی کہ
رعایت قواعد موسیقی نہ ہوں نیز ہادی الناس فی رسوم الاعراس میں ارشاد فرمایا۔ شرع مطہر
نے شادی میں بغرض اعلان نکاح صرف دف کی اجازت ہے جب کہ مقصود شرع سے
تجاوز کر کے لہو مکروہ تک نہ پہنچے لہٰذا علماء شرط لگاتے ہیں کہ قواعد موسیقی پر نہ بجایا جائے پھر
اس کا بجانا بھی مردوں کو ہر طرح مکروہ ہے نہ شرف والی بیبیوں کے مناسب بلکہ چھوٹی
چھوٹی بچیاں یا باندیاں بجائیں اور ہر طرح کے منکرات شرعیہ اور مظان فتنہ سے پاک
ہوں اصل حکم میں تو اس قدر کی رخصت ہے مگر حال زمانہ کے مناسب یہ ہے کہ مطلق
بندش کی جائے کہ جہاں حال سے کسی طرح امید نہیں کہ انہیں جو حد باندھ کر اجازت دی
جائے اس کے پابند ہیں اور حد مکروہ وممنوع تجاوز نہ کریں لہٰذا سرے سے فتنے کا دروازہ
ہی بند کیا جائے (مخلصاً فتاویٰ رضویہ مترجم جلد۲۳ ص ۲۸۰) یہاں بھی شادی کی تخصیص
سے صاف ظاہر ہے کہ دف کی شرائط مشروطہ خاص مواقع شادی کے لئے ہے اب
اعلیحضرت سے ہی صاف صریح سنئے اسی فتاویٰ رضویہ کے اسی طویل فتوے میں جو موسیقی
سے متعلق ہے اسی عبارت سے متصل جو یوں نقل کی مسمع بالکسر یعنی آلہ سماع مزامیر مع
بالفتح جائے سماع مجلس فساق نہ ہو اور اگر حمد ونعت ومنقبت کے سوا عاشقانہ غزل گیت ٹھمری
وغیرہ ہو تو مسجد میں مناسب نہیں ہادی الناس فی رسوم الاعراس کے اقتباس سے یہ صاف
آشکار ہے کہ نظر بحال زمانہ دف کی مطلقاً اجازت نہیں ہے یہی وہ ہے جو ہم اپنے سابقہ
فتوے میں کہہ چکے ہیں سبیل اطلاق منع ہے۔ نیز اسی فتاویٰ رضویہ مترجم جلد۲۱ صفحہ ۶۶۴

میں ارشاد فرماتے ہیں قوالی کی طرح (میلاد شریف) پڑھنے سے اگر یہ مراد کہ ڈھول ستار کے ساتھ جب تو حرام اور سخت حرام ہے اور اگر صرف خوش الحانی مراد ہے اور کوئی امر مورث فتنہ نہ ہو تو جائز بلکہ محمود ہے اور اگر بے مزامیر گانے کے طور پر راگنی کی رعایت سے ہو تو ناپسند ہے کہ یہ امر ذکر شریف کے مناسب نہیں۔ اس ارشاد اقدس میں حمد و نعت وغیرہ میں ڈھول کی صریح ممانعت پر یہ مستزاد فرمایا کہ حمد و نعت راگ اور راگنی کہ طور پر نہ ہو بالجملہ سطور بالا سے صاف ہو گیا کہ دف کا استعمال مطلقاً ممنوع ہے دف بے جلاجل کی رخصت ایسی شروط سے مشروط ہے جن کا تحقق اس زمانے میں نامقصور یا سخت نادر و دشوار ہے لہٰذا بات وہی ہے کہ سبیل اطلاق منع ہے نمبر۳ سے رخصت بھی ذکر و نعت وغیرہ میں ہرگز نہیں یہ سب امور ہمارے سابقہ فتوے میں وضاحت کے ساتھ مذکور ہوئے اب کے یہ مسئلہ پھر سے تازہ ہوا ذکر و نعت میں اس طریقہ نامحمودہ کا رواج زور و شور سے ہوا اس پر مزید یہ کہ اس طریقہ نامرضیہ کی تائید میں ایک پرانا فتویٰ چند نا سمجھوں کے ہاتھ لگا جس میں اعلیحضرت عظیم البرکت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ اس طویل فتویٰ متعلقہ موسیقی سے چند عبارتیں جنہیں ناقل نے اپنے لئے مفید مطلب سمجھا اس فتوے میں ناقل نے ذکر کیں اور وہ عبارات جو صراحۃً ممانعت کا پتہ دیتی تھیں چھپالیں یہ امر افسوسناک ہے کہ ایک طریقۂ مذمومہ کی تائید کے لئے اعلیحضرت کی عبارات کا اس طور پر سہارا لیا جائے لہٰذا اپنے سابقہ فتوے پر یہ مضمون فقیر نے مستزاد کیا اور اپنے مضمون کو سیدی الکریم اعلیحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عبارات سے مزین کیا تا کہ حقیقت کھلے اور لوگوں پر حق ظاہر ہو اور سابقہ فتوے کی ایک گونہ تائید و تشہید ہو بالجملہ ذکر مروجہ کی ہرگز اجازت نہیں ہوسکتی اور بعض صورتوں میں ذکر ہوتا ہی نہیں اور بعض میں دف اور ساز کے مشابہ آوازوں کے ساتھ ذکر سنایا جاتا ہے جس کی ممانعت کلام اعلیحضرت سے آشکار ہے۔ یہ ذکر ہرگز ساز سے نہیں ہوتا نہ ایسا ہے کہ بلا قصد و بے ساختہ ایسی نارروا آوازیں نکلتی ہیں بلکہ ضرور قصد کو دخل ہے خود اس فتوے میں جو حال میں بمبئی کے نوجوانوں کے ہاتھوں میں پہنچا یہ مذکور ہے (اس ذکر کے پڑھنے والوں نے کافی مشق کر کے ذکر کو اس دلکش انداز سے پڑھا ہے کہ قلب حزیں مسرور ہو جاتا ہے حالانکہ بظاہر ایسا محسوس ہاتا ہے کہ یہ ذکر دف کے ساتھ کیا جا رہا ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ دف کا مطلقاً استعمال نہیں کیا گیا) اور اس پر بنائے کار کہ دف مطلقاً استعمال نہیں کیا گیا اصلاً مفید نہیں اور کافی مشق کرنا

جس کا فتوے میں اعتراف کیا ہے دلیل قصد و تکلف ہے جو جا بجا قصد کی نفی بے جا ہے اور اس پر اعلیحضرت عظیم البرکت کی یہ عبارت منطبق کرنا (اگر اتفاقاً اس کا پڑھنا کسی شعبہ موسیقی کے موافق ہو جائے نہ اس پر الزام اور نہ یہ شرعاً ممنوع) بے محل ہے واللہ تعالیٰ اعلم ۔قالہ بفمہ وامر برقمہ

فقیر محمد اختر رضا قادری ازہری غفرلہ

۲؍صفر المظفر ۱۴۲۷ھ بمطابق ۳؍مارچ ۲۰۰۶ جمعہ مبارکہ

ازقلم فتویٰ:

شہزادۂ سید العلماء، نوردیدۂ غوث الوریٰ، مہر طریقت

حضرت علامہ الحاج سید شاہ آل رسول حسنین میاں صاحب برکاتی نظمی مارہروی

سجادہ نشین خانقاہ عالیہ نوریہ امیریہ مارہرہ مطہرہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی ونسلم علیٰ رسولہ الکریم علیہ وعلیٰ آلہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم

برصغیر کے نعت خواں حضرات نے نعت پڑھنے کا جو انوکھا انداز اپنا رکھا ہے اس کی حلت اور حرمت پر قلم اٹھانے سے پہلے آیئے دو باتیں ذکر کے متعلق ہو جائیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ کون سا عمل سب سے بہتر ہے۔ ارشاد فرمایا :اَنْ تَمُوْتَ وَلِسَانُکَ رَطْبٌ بِذِکْرِ اللّٰہِ تَعَالیٰ یعنی یہ کہ جب تمہاری موت کا وقت آئے، تمہاری زبان ذکر الٰہی سے تر ہو۔ فرمان الٰہی ہے: وَمَنْ یَّعْشُ عَنْ ذِکْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَیِّضْ لَهٗ شَیْطَانًا فَهُوَ لَهٗ قَرِیْنٌ ط (اور جو رحمٰن کے ذکر سے منہ پھیرے ،مسلط کر دیتے ہیں ہم اس پر ایک شیطان تو وہ اس کا ساتھی بن جاتا ہے۔) نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ شیطان ہر ابن آدم کے دل پر بے حس وحرکت بیٹھا ہوا ہے۔ جب بندہ اللہ تعالیٰ کا ذکر اپنی زبان سے کرتا ہے تو شیطان اٹھ کھڑا ہوتا ہے اور دور چلا جاتا ہے۔ پھر جب وہ اللہ کے ذکر سے غافل ہو جاتا ہے تو شیطان اسے اپنا لقمہ بنا لیتا ہے یعنی اسے اپنے قبضہ وتصرف میں لے کر لایعنی باتوں میں لگاتا ہے اور فاسد تمناؤں میں مشغول کر دیتا ہے۔

میرے جد اعلیٰ میر عبدالواحد بلگرامی قدس سرہٗ اپنی کتاب مستطاب سبع سنابل شریف میں فرماتے ہیں: ذکر کے طریقوں میں یہ بات بڑی اہم ہے کہ بندہ ہر وقت ذکر میں ڈوبا رہے۔ حضور قلب سے ذکر کرے اور ذکر میں غفلت نہ برتے۔ ذکر میں غفلت، ذکر سے غفلت بدتر ہے لہٰذا بندہ اپنی زبان کو اور دل کو ذکر اور معنی ذکر سے خالی نہ رکھے ۔۔۔۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے کوئی چیز فرض نہ کی مگر یہ کہ اس کے لئے ایک حد مقرر فرما دی سوائے ذکر کے کہ اس کے لئے کوئی حد مقرر نہ کی جہاں اس کی انتہا ہو بلکہ بندوں کو حکم دیا کہ وہ ہر حال میں اللہ کا ذکر کرتے رہے اور

فرمایا: اُذْکُرُ اللّٰہَ ذِکْراً کَثِیْراً یعنی اللہ کا ذکر کثرت سے کرتے رہو، رات میں، دن میں، سفر میں، حضر میں، مال داری میں، فقیری میں، کھلے چھپے، غرضیکہ ہر حال میں۔
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے میں اپنے بندے کے گمان کے ساتھ ہوں جب وہ میرا ذکر کرے تو اگر وہ میرا ذکر اپنے دل میں کرتا ہے تو میں بھی اسے تنہا یاد کرتا ہوں اور جب وہ ذکر مجمع کے ساتھ کرتا ہے تو میں اس کے مجمع سے بہتر مجمع میں اس کا ذکر کرتا ہوں۔

ذکر خفی کی سند یہ ہے کہ سانس نکلتے وقت لا الٰہ کا تصور با معنی کرے اور سانس لیتے وقت الا اللہ معنی کے ساتھ تصور کرے اور معنی یہ ہیں لا معبود ولا مقصود ولا موجود الا اللہ۔ یہ ذکر ہر وقت ہوسکتا ہے یعنی اس پر کھڑے، بیٹھے، لیٹے، تنہائی میں، مجمع میں، چلتے ہوئے، ٹھہرے ہوئے، کھانے پینے کی حالت میں غرض ہر طور پر عمل کیا جاسکتا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ بھی ارشاد فرمایا کہ خَیْرُ الذِّکر الخفیّ سب سے اچھا ذکر ذکر خفی ہے۔

حضرت میر عبدالواحد بلگرامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یاد رہے کہ لا الٰہ الا اللہ کے ذکر کے وقت محمد رسول اللہ نہیں کہا جاتا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ذکر کو اللہ تعالیٰ کے ذکر سے خاص تعلق ہے کہ حدیث قدسی میں ہے اِذَا ذُکِرْتُ ذُکِرْتَ مَعِیَ یعنی جب میرا ذکر کیا جاتا ہے تو اے محبوب تم میرے ساتھ مذکور ہوتے ہو۔

آج کل نعت خوانی کی محفلوں میں جس انداز سے نعتیں پڑھی جارہی ہیں انہیں نہ ذکر جہری کہا جاسکتا ہے نہ ذکر خفی۔ پاکستانی نعت خواں حضرات نے تو نعت کے آداب ہی اٹھا دیئے ہیں۔ اب ان کی نعت خوانی شور وغوغا بن کر رہ گئی ہے۔ تین چار لوگوں کو ایک الگ مائیک پر بٹھا دیا جاتا ہے اور وہ اسم ذات یا کلمہ کی تکرار شروع کردیتے ہیں۔ ساتھ ہی ساتھ سینے سے اس طرح کی آوازیں بھی نکالتے ہیں جو ٹھیکے والے سازوں کا تاثر پیش کرتی ہے۔ لگتا ہے جیسے ڈھول یا دف بج رہی ہو۔ پور بندر میں اپنے ایک کرم فرما کے مکان پر ہم نے ایک ایسا کیسیٹ بھی سنا جس میں باقاعدہ چھن چھن کی آواز سنائی دے رہی تھی جیسے جھانجھ بج رہی ہو۔ ان آوازوں کو بیک گراؤنڈ میں استعمال کیا جاتا ہے۔ اور

ان آوازوں کی ہم آہنگی میں اصل نعت خواں عربی یا اردو نعت پڑھتے ہیں۔ اس طرح بزعم خود، بیک وقت ذکر اور نعت کا تصور پیش کیا جاتا ہے۔ لیکن اس کوشش میں یہ نعت خواں حضرات اس بات کو بھول جاتے ہیں کہ ذکر نعت خوانی کے مقابلے میں ثانوی درجہ پر پہنچ جاتا ہے۔ ذکر کلمہ کی صورت میں ہو یا اسم ذات کی صورت میں بہر حال اللہ کا کلام ہے جب کہ نعت کتنے ہی بڑے شاعر کی کیوں نہ ہو بندے کا کلام ہے۔ بندے کے کلام کو اللہ کے کلام پر ترجیح دینا کہاں تک جائز ہے؟ رہی سہی کسر پوری کر دیتا ہے بازگشت والا ساؤنڈ سسٹم جسے دراصل نعت خواں اپنے بے سرے پن کو چھپانے کے لئے استعمال کرتا ہے۔ ہمارا یہ فائیو اسٹار نعت خواں جہاں کہیں جاتا ہے اپنے ساتھ اپنا خود کا ایکو ساؤنڈ سسٹم بھی لے جاتا ہے۔ جس طرح قوال حضرات قوالی گاتے گاتے سازندوں کی طرف رخ کر کے انہیں طبلے کے ٹھیکے یا دوسرے سازوں کے متعلق اشاروں اشاروں میں ہدایت دیتے ہیں اسی طرح یہ ٹی وی اسٹار نعت خواں ساؤنڈ سسٹم پر بیٹھے ہوئے شخص کو اشارے کرتا رہتا ہے اور ان اشاروں کے حساب سے ساؤنڈ سسٹم کو ایڈجسٹ کیا جاتا ہے۔ وہ جو تین یا چار لوگ الگ مائیک پر بیٹھے کلمہ یا اسم ذات کی تکرار کر رہے ہیں اور اپنے حلق یا سینے سے دف یا ڈھول کی آواز نکال رہے ہیں بڑا ہی مضحکہ خیز منظر پیش کرتے ہیں۔ پھر جب ہمارا ٹی وی اسٹار نعت خواں نعت پڑھنا شروع کرتا ہے تو ساری بردباری سارا ادب بالائے طاق رکھ کر ہر وہ حرکت کرتا ہے جو بھانڈپن سے مشابہ ہوتی ہے۔ جیسے جیسے محفل جوان ہوتی ہے ویسے ویسے نعت خواں کا رقص بھی شباب پر آتا ہے۔ پورے جسم کو ایسی ایسی اداؤں کے ساتھ تھرکایا جاتا ہے کہ اچھا خاصا مرد آدمی ہیجڑا نظر آنے لگتا ہے۔ بیچ بیچ میں اس قسم کے مہمل جملے بھی سامعین کی طرف اچھالے جاتے ہیں : ذرا جھوم کے بولو مرحبا، لب چوم کے بولو مرحبا، دل تھام کے بولو مرحبا، ہاتھ اٹھا کے بولو مرحبا، ہاتھ لہرا کے بولو مرحبا، ذرا زور سے بولو مرحبا، وغیرہ وغیرہ۔ یہ ساری حرکتیں تو اہل ہنود کی بھجن کیرتن سبھاؤں میں ہوا کرتی تھیں، ہم مسلمانوں نے کب سے اپنا لی؟

ایک دن ایک خاتون نے کیو ٹی وی پر فائیو اسٹار نعت خواں سے جس وقت یہ کہا کہ آپ جب اپنے مخصوص انداز میں اپنی نعت النبی صلوعلیہ پڑھتے ہیں تو میری چھوٹی بچی ڈانس کرنے لگتی ہے تو یہ سن کر ٹی وی اسٹار نعت خواں رو پڑے تھے۔ خدا ہی جانے یہ آنسو ندامت کے تھے یا اپنی تعریف سن کر خوشی کے۔ اگر ندامت کے ہوتے تو نعت خواں

حضرت اپنے رب کے حضور صدق دل سے توبہ کرتے کہ آئندہ اس انداز سے نعت نہیں پڑھیں گے۔ مگر رقص وسرور کی یہ محفلیں آج بھی جاری ہیں۔ اور اب تو یہ میراث استاد سے شاگردوں کو منتقل ہورہی ہے۔ کہتے ہیں کہ انسان برائی کو بہت جلد قبول کرتا ہے۔ ہمارے ملک کے سنی مدرسوں میں بڑی محنت سے پاکستانی نعت خواں حضرات کے نقال تیار کیے جارہے ہیں۔ اسے ہی بھیڑ چال کہا جاتا ہے۔ ہمارے ہندوستانی نعت خواں حضرات بھلا کیوں پیچھے رہیں۔ انہوں نے بھی بازگشت والے مائیک اور ساؤنڈ ایفیکٹ دینے والے ''ذاکرین'' کا استعمال شروع کردیا ہے۔

امام عشق ومحبت اعلیٰحضرت سیدی احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہٗ آج اگر حیات ظاہری میں ہمارے درمیان تشریف فرما ہوتے تو پاکستانی نعت خواں حضرات کے ہاتھوں اپنی نعتوں کی درگت پر بڑے ہی غضب ناک ہوتے۔ کلام الامام کی کتر بیونت پاکستانی نعت خواں حضرات بڑی فراخ دلی اور دیدہ دلیری سے کررہے ہیں کہ کوئی شعر کہیں چپکا رہے ہیں کوئی شعر کہیں۔ باپ کا مال سمجھ کر امام احمد ضا قدس سرہ کے اشعار میں اپنی مرضی سے رد و بدل کیا جارہا ہے۔ پتہ نہیں کن کن مہمل گوشاعروں کی تک بندیاں اعلیٰحضرت کی نعتوں میں شامل کی جارہی ہیں اور پھر اس طرح تیار شدہ کھچڑی کلام کو دف کے صوتی تاثر کے ساتھ پیش کیا جارہا ہے۔ ٹی وی اسٹار نعت خواں اس حساب سے یقیناً کامیاب ہیں کہ ان کی پڑھی ہوئی بلکہ گائی ہوئی نعتوں کی سی ڈی ریکارڈ توڑ تعداد میں بک رہی ہے۔ دولت اور شہرت کی خوب کمائی ہورہی ہے۔ مگر اس گناہ کا کیا جو اس گستاخانہ انداز سے نعت پڑھنے والے اور نعت سننے والے جھولی بھر بھر کمارہے ہیں۔

ہم نے جن فائیو اسٹار نعت خواں کا ذکر کیا انہیں علمائے کرام اور مفتیان عظام کی تنقید اور فتاویٰ کی بھی کوئی پرواہ نہیں۔ ایک پروگرام میں کیوٹی وی اسٹار نعت خواں نے یہاں تک کہہ دیا کہ کچھ لوگ تھوڑا بہت پڑھ لکھ جاتے ہیں تو دوسروں پر تنقید کرنا شروع کردیتے ہیں۔ ان کے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ انہیں اپنے خلاف تنقید کی کوئی پرواہ نہیں ہے۔ وہ تو وہی کریں گے جو ان کا دل چاہے گا۔ اپنی ضد پر اڑے رہنے کا یہ فرعونی انداز خوش بختی نہیں بلکہ بدبختی ہے۔

کیوٹی وی کے مفتیوں نے بہت پہلے ہی اس طرح کی موسیقی بنیت نعت خوانی کے خلاف عدم جواز کا فتویٰ دے دیا تھا۔ مگر وہی مثل ہے کہ گھر کی مرغی دال برابر۔ سنا یہ گیا

ہے کہ جن مفتی صاحب نے ٹی وی اسٹار نعت خواں کے انداز کو ناپسندیدہ قرار دیا انہیں یہ سزا دی گئی کہ انہیں کیو ٹی وی کے حلقے سے باہر کر دیا گیا۔ سچ واقعی کڑوا لگتا ہے۔ پاکستانی مفتی صاحب کے فتوے کے چار سال بعد ہندوستان کے مفتیوں نے بھی اپنی رائے ظاہر فرمائی ہے اور سب کا متفقہ فیصلہ یہ ہے کہ پاکستانی نعت خواں جس انداز میں نعت پڑھتے ہیں وہ شرعاً ناپسندیدہ ہے اور اس سے گریز کیا جانا چاہئے۔ خانوادۂ اعلیٰحضرت کی آبرو، جانشین حضور مفتی اعظم ہند تاج الشریعہ علامہ اختر رضا خاں صاحب ازہری دامت برکاتہم العالیہ نے کیو ٹی وی اسٹائل نعت خوانی پر جو مفصل فتویٰ صادر فرمایا ہے اس کے بعد اب اس بات میں کسی شک وشبہ کی گنجائش نہیں ہے کہ نعت خوانی کے بیک گراؤنڈ میں اللہ کے ذکر کو ساؤنڈ ایفیکٹ کے طور پر استعمال کرنا شریعت مطہرہ کی رو سے ناجائز ہے۔ اور جب اس طرح سے نعت پڑھنا جائز نہیں تو اسے سننے کے بارے میں بھی یہی حکم ہوگا۔ علامہ ازہری میاں صاحب کا فتویٰ غالباً آڈیو کیسیٹ کی بنیاد پر ہے۔ اگر حضرت مفتی صاحب مذکورہ ٹی وی اسٹار نعت خواں کی نعت خوانی کا ویڈیو کیسیٹ دیکھ لیں تو مجھے یقین ہے کہ اس سے بھی شدید تر الفاظ میں اس نعت خواں کو پھٹکاریں۔

اللہ تبارک وتعالیٰ سے دعا ہے کہ مولیٰ تعالیٰ ہمیں صحیح طریقے سے ذکر خدا اور ذکر رسول کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور ہمیں ایسے لوگوں کے شر سے محفوظ رکھے جو دین کو مذاق بنائے ہوئے ہیں اور ایسے مداریوں سے بھی محفوظ رکھے جو محفل نعت کے نام پر سستی شہرت حاصل کرنے کے لئے اپنے ریچھ کو جا بجا نچاتے پھر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمارے ان مخلص اور باادب نعت خواں حضرات کو سلامت رکھے جو نہایت سنجیدگی اور بھرپور ادب کے دائرے میں رہ کر نعت خوانی کر کے عشق رسول کی شمع ہم سنیوں کے دلوں میں روشن کیے جا رہے ہیں۔ آمین بجاہ النبی الکریم وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ ونور عرشہ سیدنا ومولینا محمد وعلیٰ آلہ وصحبہ اجمعین وبارک وسلم۔

فقط

سید شاہ آل رسول حسنین میاں برکاتی نظمی مارہروی

سجادہ نشین ومتولی، درگاہ عالیہ برکاتیہ نوریہ امیریہ، مارہرہ شریف، مقیم ممبئی۔

۱۵ر صفر المظفر ۱۴۲۷ھ / ۱۶ر مارچ ۲۰۰۶ء

الاستفتاء

جناب مفتی ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔صاحب

السلام علیکم ورحمۃ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ آج کل مختلف نعت خواں اپنی نعتوں کے ساتھ خصوصاً عربی کلام کے ساتھ ذکر اللہ کرتے ہیں وہ اس طریقے سے کرتے ہیں کہ سننے والے کو یہ محسوس ہو کہ ڈھول بجا رہے ہیں یعنی گمان ایسا کیا جاتا ہے کہ نعت کے ساتھ (معاذ اللہ عزوجل) میوزک بج رہا ہے تو کیا یہ پڑھنا اور اس کو سننا شرعاً جائز ہے یا نہیں اگر جائز ہے تو برائے مہربانی اس کی دلیل کے ساتھ وضاحت فرما دیجئے اور اگر ناجائز ہے تب بھی اس کی دلیل کے ساتھ وضاحت فرما دیجئے۔

سائل محمد انیس

پتہ معلم مدرسہ رضویہ کراچی پاکستان

باسمہٖ تعالیٰ

الجواب بعون الملک الوہاب: قرآن شریف میں ہے **واستفزز من استطعت منهم بصوتک الی اخرہٖ** (پ۱۵ع۶) یعنی اور ڈگا (ہٹا) دے ان میں سے جس پر قدرت پائے اپنی آواز سے (کنزالایمان) یعنی وسوسے ڈال کر اور معصیت کی طرف بلا کر۔ بعض علماء نے فرمایا کہ مراد اس سے گانے باجے لہو ولعب کی آوازیں ہیں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے منقول ہے کہ جو آواز اللہ تعالیٰ کی مرضی کے خلاف منہ سے نکلے وہ شیطانی آواز ہے (خزائن العرفان) اور حدیث شریف میں ہے **عن ابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال سمعت رسول اللہ یقول عن الغناء ینبت النفاق فی القلب** یعنی موسیقی دل میں نفاق پیدا کرتی ہے۔

امام اہلسنت اعلیحضرت مولانا شاہ احمد رضا خان فاضل بریلوی اپنی تصنیف ''الکشف شافیہ'' میں تحریر فرماتے ہیں کہ وکل عاقل یعرف ان لاتخل عنی ھٰذا الخصوص صورۃ الدبر من ای الدنشات صبغت بصبغھا لعنہ الحرمۃ حاصدہ قضعا. یعنی ہر عقل مند جانتا ہے کہ اس میں کسی خاص قسم کے آلہ سے آواز پیدا ہوگی وہ اس کے رنگ میں رنگ جائے گی (مشابہ ہو جائے گی) معلوم ہونا چاہئے کہ موسیقی شریعت میں ناجائز ہے یوں ہی ہر وہ طریقہ جس سے موسیقی پیدا ہوتی ہو وہ بھی شرعاً ناجائز ہے صورت مسئولہ میں نعت شریف کے Back Ground (بیک گراؤنڈ) اس طریقے پر ذکر اللہ کی تکرار کرنا جس سے سننے والے کو موسیقی معلوم ہو یا موسیقی کے ساتھ مشابہت ہو جائز نہیں نعت خواں حضرات اور سامعین کو اس سے گریز کرنا چاہئے تا کہ نعت شریف اور ذکر اللہ کا تقدس برقرار رہے۔

مفتی عبدالعزیز حنفی غفرلہٗ

دارالافتاء دارالعلوم امجدیہ عالمگیر روڈ کراچی

۱۰ ر جمادی الآخر ۱۴۲۳ھ ۲۰ ر اگست ۲۰۰۲ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

میرے پاس ایک فتویٰ کراچی سے عزیز محترم مولانا عبدالعزیز حنفی کا لکھا ہوا تصدیق کے لئے بھیجا گیا مصروفیات اور مسلسل سفر کی وجہ سے میں بروقت اس فتوے کی تصدیق کرنے سے قاصر رہا فتویٰ ایک کیسیٹ سے متعلق ہے جس میں ذکر ہے کہ آواز اس طور پر سنائی دیتی ہے جیسے دف کے ساتھ ذکر ہو رہا ہو اور سوال میں بھی مرقوم ہے اور زبانی طور پر بھی معلوم ہوا کہ ذکر کرنے والوں نے دف کا ستعمال نہ کیا بلکہ اپنے منہ سے وہ ایسی آواز نکالتے ہیں جو دف کے مشابہ معلوم ہوتی ہے یہ مسئلہ چونکہ قابل غور تھا اس لئے لوگوں سے کیسیٹ منگوا کر سنا۔ واقعۃً وہ آواز مشابہ دف معلوم ہوتی ہے۔

دف آلات لہو ولعب میں سے ہے جس کا استعمال اغلب احوال میں لہو ولعب کے لئے ہوتا ہے لہٰذا دف کے استعمال کی شرعاً اجازت نہیں۔ دف بغیر جلاجل کی اباحت بعض احادیث سے مثلاً اعلنوا ھٰذا النکاح واضربوا علیہ بالدفوف وغیرہ سے معلوم ہوتی ہے لیکن اصول فقہ کا قاعدہ ہے کہ اذا اجتمع الحلال والحرام رجع

الحرام بنابریں ترجیح جانب حرمت کو ہے جس کی مؤید سرکار ابد قرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم المدار کی احادیث شریفہ مثلاً امرت بمحق المعارف بعثنی ربی عزوجل بمحق المعارف وغیرہما ہیں قطع نظر اس کے کہ حدیث مذکورہ اعلنوا ھٰذا النکاح میں اجازت استعمال دف کی بغرض اعلان مفہوم ہوتی ہے یہی لیا جائے کہ بعض احوال میں ملاہی کی اجازت ہے مگر اس زمانے میں جبکہ لوگ تصحیح نیت سے قاصر اور احکام شرع سے غافل لہو ولعب میں منہمک ہیں سبیل اطلاق منع ہیں کما افادہ الامام ذی الھمام الشیخ احمد رضا قدس سرہ فی رسالۃ المبارکۃ "ھادی الناس فی رسوم الاعراس"۔ قال فی الدر المختار بعد حکایۃ عن امامنا ابی حنیفۃ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ دلت المسئلۃ علی ان الملاھی کلھا حرام. یہ تو دف وغیرہ آلات لہو کے بارے میں تھا جو آواز ان آلات لہو کے مشابہ کسی طرح سے پیدا کی جائے ان کا بھی وہی حکم ہے جو ان کے آلات لہو سے نکلنے والی آوازوں کا ہے۔

اس کی نظیر گراموفون وغیرہ آلات سے نکلنے والی ان آوازوں کا حکم ہے جو قطعاً ان آلات لہو سے نکلنے والی آواز تو نہیں لیکن بلاشبہ یہ آوازیں ان آلات لہو کے آوازوں کی کاپیاں ہیں۔ لہٰذا گراموفون وغیرہ میں ان ملاہی کی آوازیں بھرنا اور انہیں سننا اسی طرح حرام ہے جس طرح ان ملاہی کا استعمال سننے سنانے کے لئے حرام ہے۔ سیٹی ایک مخصوص آواز نکالنے کا آلہ ہے اس جیسی آواز اگر منہ سے نکالی جائے تو یہ بالعموم طریقۂ فساق ہے، اور ناجائز ہے لہٰذا ان مندرجہ بالا امور سے روشن ہے کہ دف جیسی آواز نکالنا اگرچہ بغیر استعمال دف ہو، ناجائز ہے اور اگر یہ قصداً ہے تو یہ تلہی ہے جو مطلقاً حرام ہے۔ اور اگر ایسی آواز منہ سے بلا قصد نکلتی ہے تو وہ صورۃ لہو کے مشابہ ہے لہٰذا اس سے بھی گریز چاہئے خصوصاً ذکر ونعت میں اس بات کا لحاظ ضروری ہے کہ قصد لہو اور صورت لہو دونوں سے پرہیز کیا جائے دف کے استعمال کی رخصت نظر بہ بعض احادیث سے اگر ثابت بھی ہے تو ان اشعار میں ہے جن کا تعلق ذکر ونعت سے نہیں اس لئے حدیث میں آتا ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اجازت ہے حضور کی خدمت میں جب ایک گانے والی نے دف بجایا اور منجملہ اشعار کے یہ مصرعہ پڑھا ؎

وفینا نبی یعلم مافی غد

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا دعی ھٰذہ وقولی بالذی ماکنت تقولین یہ

رہنے دو اور جو پڑھ رہی تھی وہی پڑھتی رہو کہ صورت لہو پر نعت شریف شایان شان نہ تھا اب حکم مسئلہ صاف ہوگیا اور وہ یہ کہ ایسی آواز جو دف وغیرہ کے مشابہ ہو منہ سے نکالنا جائز نہیں کہ طریقۂ فساق ہے اور ذکر وغیرہ میں اشد ناجائز ہے واللہ تعالیٰ اعلم

قالہ بفمہ وامر برقمہ

فقیر محمد اختر رضا ازہری قادری غفرلہٗ

النزیل بچرہ من اعمال فیض آباد

ایسی آواز منہ سے نکالنا جن سے موسیقی کا دھوکہ ہو یا لوگ اسے موسیقی سمجھ کر موسیقی کا لطف اٹھائیں لہو ولعب میں شامل ہے اور ہر لعب حرام ہے واللہ تعالیٰ اعلم۔

تحسین رضا غفرلہ

شیخ الحدیث جامعہ نوریہ رضویہ باقر گنج بریلی شریف

نعت ومنقبت اور قصیدہ خوانی میں دف بجانا سوء ادب اور مکروہ وممنوع ہے اسی طرح ایسی آواز منہ سے بنانا اور نکالنا جس سے محسوس ہو کہ دف یا دیگر آلات موسیقی بجائے جارہے ہیں ممنوع و ناروا اور بے ادبی ہے، لہو ولعب کی آوازیں منہ سے نکالنا عموماً فاسقوں کا طریقہ ہے جس سے اجتناب آواز مزامیر بہ انداز مزامیر ناجائز ہے نعت شریف میں اور خاص اسم جلالت کے ساتھ انداز صورت مزامیر اختیار کرنے میں نوع اہانت بھی ہے اس لئے اس کا عدم جواز شدید ہے اگرچہ نیت خیر ہو فالجواب صحیح وھو تعالیٰ اعلم

فقیر ضیاء المصطفیٰ قادری غفرلہٗ

دف کی آواز منہ یا کسی اور طریقہ سے بالقصد بنانا بھی مردوں کے لئے مطلقاً مکروہ ہے، ذکر و نعت شریف میں اس کی کراہت اور اشد ہے واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی شہید عالم رضوی

جامعہ نوریہ رضویہ باقر گنج بریلی شریف

احتراز لازمی ہے خصوصاً اسم جلالت، اسم رسالت یا کلمہ شریف کا ذکر اس طرح کرنا کہ آلۂ موسیقی بجائے جانے کا شبہ ہو سخت ممنوع و ناجائز ہے وھو تعالیٰ اعلم

ازیں قبل میں نے اس کے جواز کا فتویٰ دیا تھا اس وقت یہ مسئلہ مجھ پر واضح نہیں تھا اب میں اس جواب سے رجوع کرتا ہوں رب تبارک وتعالیٰ اپنے حبیب پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقے میں معاف فرمائے اور فتویٰ نویسی میں خطاء ولغزش سے محفوظ و مامون رکھے آمین۔

محمد ایوب مظہر
دارالعلوم وارثیہ، گومتی نگر، لکھنؤ

الجواب صحیح واللہ تعالیٰ اعلم قاضی محمد عبدالرحیم غفرلہ القوی
الجواب صحیح واللہ تعالیٰ اعلم محمد ناظم علی بارہ بنکوی
الجواب صحیح واللہ تعالیٰ اعلم محمد کمال، دارالعلوم نورالحق چرہ محمد پور فیض آباد
الجواب صحیح واللہ تعالیٰ اعلم محمد یونس رضا الاویسی الرضوی غفرلہ، خادم التدریس والافتاء جامعۃ الرضا ومرکزی دارالافتاء
الجواب صحیح واللہ تعالیٰ اعلم خواجہ مظفر حسین
الجواب صحیح واللہ تعالیٰ اعلم محمد مظفر حسین قادری رضوی
ھٰذا حکم العالم المطاع وما علینا الا الاتباع محمد عبدالرحیم نشتر فاروقی غفرلہ القوی، مرکزی دارالافتاء بریلی شریف

از قلم:

قاضی شریعت، محبوب العلماء حضرت علامہ مفتی محبوب رضا صاحب روشن القادری
صدر مفتی رضوی نوری دارالافتاء وشیخ الحدیث وپرنسپل دارالعلوم فیضان مفتی اعظم
مع توثیق وتصدیق مفتیان کرام وعلمائے عظام

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلۂ ذیل میں
ایسی مجلس سجانا جس میں ممبر رسول پر علمائے کرام کی موجودگی میں خوش گلو نعت خواں کی نعتیں سننا جس میں تصویر کشی، ویڈیو کیمرہ کی فلم کیسیٹ تیار کی جاتی ہے۔ ممبر رسول کا تقدس اس تصویر کشی سے پامال ہوتا ہے اس میں شریک ہونا جائز ہے یا نہیں اس مجلس میں موجود علمائے کرام جو شوق سے تصویر کشی کراتے ہیں ان کے بارے میں شریعت کا کیا حکم ہے؟ ساتھ ہی ان کی امامت درست ہے یا نہیں؟ اور جو اس طرح کی مجلس سجاتے ہیں ان پر شریعت کا کیا حکم ہے؟ بینوا وتوجروا

المستفتی محمد عبداللہ ابن مولانا محمد داؤد صاحب
محلہ مودھاپارہ رائے پور، چھتیس گڑھ

الجواب: بعون الملک الوہاب صورت مسئولہ مستفتہ میں برتقدیر صحت سوال ایسی مجلس میں شریک ہونا اور اس طرح کی مجلس کا سجانا ہرگز درست نہیں کسی بھی ذی روح کی تصویر بنانا یا بنوانا ایسی مجلس میں تصویر کشی کرنا یا کروانا وڈیو گرافی فوٹو گرافی کرانا فلم تیار کرنا وغیرہ سخت حرام اور حرام ہے صحیحین کی حدیث پاک **اِنَّ الملائکۃ لاتدخل بیتا فیہ کلب او صورہ** یعنی جس گھر میں کتے یا آدمی وغیرہ کی تصویر ہو اس میں فرشتے نہیں داخل ہوتے ہیں اس سے متعلق بحرالرائق شرح کنزالدقائق میں ہے **صور الحیوان حرام شدید. التحرم ہو الکبائر وھکذا فی الفتاویٰ الرضویہ فی بحث مکروھات الصلوٰۃ** یعنی کسی بھی ذی روح کی تصویر حرام یعنی سخت حرام ہے اور یہ حرام گناہ کبیرہ سے ہے اور اسی طرح فتاویٰ رضویہ میں بھی درج ہے حاشیہ نورالایضاح پر ہے **واعلم ان صنعۃ صورۃ الحیوان حرام باالاجماع** یعنی جاندار کی تصویر بنانا بالاجماع حرام ہے لہٰذا جہاں بھی ایسے افعال قبیحہ اور گناہ کبیرہ ہوتے ہوں ایسی مجلس میں

شریک ہونا شرعاً ممنوع وناجائز اور شریک ہونے والے پر توبہ لازم ہے اور جس عالم نے تصویر کشی بالرضا کرائی اس پر توبہ لازم ہے بغیر توبہ ان کی اقتداء ہرگز درست نہیں اور وہ نعت خواں جو اس طرح کے حرام کاری پر کمر باندھے ہوں اس کے بارے میں اعلیحضرت عظیم البرکت مجدد دین وملت امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان فتاویٰ رضویہ مترجم جلد ۲۳ میں تحریر فرماتے ہیں جس شخص کی نسبت معروف ومشہور ہے کہ معاذ اللہ وہ حرام کار ہے تو اس سے میلاد شریف پڑھوانا اور اسے چوکی (ممبر) پر بیٹھانا منع ہے ثابت ہوا کہ ایسی مجلس کی شرکت اور اس مجلس کے لئے چندہ دینا سب حرام ہے اور اشد حرام ہے۔ واللہ اعلم بالصواب

کتبہ: خادم العلماء محبوب رضا روشن القادری
صدر مفتی رضوی نوری دارالافتاء وشیخ الحدیث وصدر المدرسین
دارالعلوم فیضان مفتی اعظم سید ابوالہاشم اسٹریٹ پھول گلی ممبئی ۳
مورخہ ۱۴ رمحرم الحرام ۱۴۲۶ھ

ما قالہ الفاضل المحقق ھو حق
(مفتی) بلال احمد قادری رضوی، جامعہ قادریہ چھوٹا سونا پور
(مولانا) محمد منصور علی خاں قادری، سنی بڑی مسجد، مدنپورہ
(مولانا) سید ممتاز علی
(مولانا) محمد مقصود علی خان نوری
(مولانا) محمد ذکی اللہ قادری
شہزادۂ حضور سراج ملت حافظ وقاری الحاج سید جیلانی میاں صاحب رضوی
شہزادۂ حضور سراج ملت حضرت مولانا سید محمد ہاشمی میاں سراجی ناظم دارالعلوم فیضان مفتی اعظم
(مولانا) قاری نظام الدین رضوی
(مولانا) وصی احمد برکاتی
(مولانا) محمد رقیب اعظم رضوی
(مولانا) قیصر علی رضوی سراجی
(مولانا) محمد اعظم رضوی

توبہ نامہ

ہم مندرجہ ذیل دستخط کنندگان اس بات کا اقرار و اعتراف کرتے ہیں کہ مارچ ۲۰۰۵ء اوراس کے علاوہ بمبئی اوراس کے مضافات میں متعدد مقامات پر اویس قادری اور سید فرقان قادری کے رفقاء سے محفل میلاد شریف کا اہتمام کروایا جس میں نعت پاک پڑھنے والوں نے نعتوں کے ساتھ بیک گراؤنڈ میں دف اور میوزک کے طریقے پر اسم جلالت کا ذکر کیا۔ جس کو سن کر صاف اندازہ وشبہ ہوتا تھا کہ یہ مزامیر کی آواز ہے جو شرعاً ناجائز وممنوع اور آداب نعت پاک کے منافی اور اس انداز میں اسم جلالت کی یک نوع اہانت بھی محسوس ہوتی تھی جو بریلی شریف کے فتویٰ وتصدیقات سے ہم پر ظاہر ہوئی لہٰذا ہم اپنے اس فعل پر نادم ہیں اور شرعی توبہ واستغفار کرتے ہیں اور اس بات کا عہد کرتے ہیں کہ آئندہ اس طرح کی محفل جس میں اس طرح کے ممنوعات شرعیہ ہوں گے نہیں شریک ہوں گے اور نہ ہی کسی طرح کا تعاون کریں گے۔

باری تعالیٰ ہمیں اپنے حبیب پاک کے صدقے معاف فرمائے اور توبہ پر استقامت عطا فرمائے اور اس طرح سے پڑھنے والوں کو باز رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین یارب العلمین بجاہ النبی الکریم علیہ افضل الصلاۃ والتسلیم

دستخط کنندگان : محمد اقبال رضوی، عبدالصمد رضوی، محمد اسمٰعیل رضوی، محمد عمر رضوی، عبدالرزاق رضوی، محمد اویس رضوی، محمد ہارون ڈوسا حشمتی، محمد یوسف قادری،